76

اَنِ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ نوشتہ من نیشا م ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL

QADIAN

# الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی للعہ ششماہی للعہ سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۳ ۱۹ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۰

جلد ۱۳

مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۲۵ء ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۲۹ محرم الحرام ۱۳۴۴ھ




## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ بخیر و عافیت ہیں۔ خاندان نبوت اور حضرت خلیفہ اول رضہ کے اہل و عیال میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ خیریت ہے ۔

مولوی رحمت علی صاحب (مولوی فاضل) مبلغ سماٹرا و جاوا آج صبح (۱۷ اگست) جزائر مذکورہ کی طرف روانہ ہو گئے ۔

اس ہفتہ میں مندرجہ ذیل مہمان قادیان تشریف لائے ۔ عبد الغفار و عبد الاحد صاحب کشمیر سے ۔ سردار علی صاحب پنڈی بھٹیاں سے ۔ نیاز محمد صاحب چھچھا وطنی سے ۔ ابراہیم صاحب امرتسر سے ۔ صادق محمد صاحب پاکپٹن سے ۔ حاجی فضل احمد صاحب پشاور سے ۔ کرم الٰہی صاحب ضلع ہزارہ سے ۔ حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ سے ۔ محمد سعید صاحب لائلپور سے ۔ غلام دستگیر صاحب بھیرہ سے ۔ فضل احمد صاحب ضلع امرتسر سے ۔ صادق محمد صاحب چک سید علی بہاولپور ۔ مخدوم محمد ایوب صاحب ۔ مخدوم محمد صدیق صاحب بھیرہ سے ۔ مولوی

## اعلان نظارت دعوت و تبلیغ

### پروگرام دورہائے مبلغین

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ مبلغین کے چار وفد ۷ ستمبر کو قادیان سے پنجاب و ہندوستان کی مختلف جوانب کو روانہ ہو کر تبلیغی دورے کریں گے ۔ جن کا پروگرام سفر درج ذیل کیا جاتا ہے ۔ یہ پروگرام اگرچہ نہایت احتیاط سے مرتب کیا گیا ہے ۔ تاہم اسکو یقینی اور قطعی نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ بلکہ بوقت اشد ضرورت مجبوری ہمیں کسی قدر تغیر و تبدل ہو سکتا ہے ۔ اور یہ تغیر و تبدل مرکزی دفتر کے انتظام کے ماتحت نہیں ہو گا ۔ بلکہ مبلغین کے ہاتھ میں ہو گا ۔ اور اس کی اطلاع مبلغین ۔۔۔ مقامات سے دورہ سے مقام ۔۔۔ کریں گے ۔ جن مقامات کے نام پروگرام ھٰذا میں درج کئے جاتے ہیں ۔ ان کا فرض ہے ۔ کہ وہ نیچے لکھی ہوئی تاریخوں میں اپنے اپنے مقام پر جلسہ کی تیاری کریں ۔ اور اگر کوئی فرقہ یا جماعت مناظرہ کی خواہاں ہو ۔ تو مناظرہ بھی کرالیں ۔ اور اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں ۔ کیونکہ اس کے بعد میں نہیں کہہ سکتا ۔ کہ پھر کب موقعہ دیا جاوے ۔ کام زیادہ ہے ۔ علاقہ وسیع ہے ۔ اور مبلغین تھوڑے ہیں ۔

یاد رہے کہ یہ وفد صرف مین لائنوں (main lines) پر دورہ کریں گے ۔ یا ان مقامات کا جو تبلیغی نقطہ نگاہ سے زیادہ قابل توجہ ہیں ۔ مگر مین لائنوں کے بہت قریب واقع ہیں ۔ برانچ لائنوں کا دورہ وقت اور مبلغین کی کمی کی وجہ سے سردست ملتوی کیا گیا ہے اس کے لئے انشاء اللہ کسی دوسرے وقت توجہ کی جائیگی ۔ اور اس بات کی کوشش کی جاویگی کہ وہ بھی خالی نہ رہیں ۔

اخراجات کے سوال کو بایں طریق مدنظر رکھا گیا ہے کہ مبلغین کی واپسی پر ان تمام جماعتوں سے جن کا انہوں نے دورہ کیا ہو گا ۔ بحصہ رسدی وصول کئے جاویں گے ۔

اس طرح احباب کو بہت کفایت رہیگی ؛

**ضروری نوٹ** } اس پروگرام میں روانگی اور اتصال کے اوقات نہیں دکھلائے گئے - لیکن سفر پر جو وقت خرچ ہوگا اس کا لحاظ قیام کے ایام کی تعداد کے اندر رکھ لیا گیا ہے - اور کسی جگہ پہنچنے کے ٹھیک وقت کی اطلاع سکرٹری وفد راستہ میں خود اگلے سٹیشنوں کو مقامی ضرورت کے لحاظ سے کرتا رہے گا -

۲؎ جن جماعتوں کے نام پروگرام میں درج ہیں - وہاں کی جماعت کے سکرٹری یا کوئی اور صاحب اپنے مفصل پتہ سے فوراً اطلاع دیں - تاکہ خط و کتابت میں آسانی ہو -

۳؎ جن مبلغین کے نام اس پروگرام میں ہیں ان کو ۳ ستمبر تک قادیان دارالامان میں پہنچ جانا لازمی ہے ؛ والسلام

فتح محمد سیال - ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## وفد نمبر (۱)

مبلغین. مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مولوی عبدالکریم صاحب

(نوٹ) بریلی سے مولوی عبدالغفور صاحب بھی اس وفد میں شامل ہو جائینگے -

(۱) بٹالہ ۸ - ۹ ستمبر
(۲) جالندھر ۱۰ - ۱۱ "
(۳) پھگواڑہ }
(۴) بنگہ } ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ "
(۵) لدھیانہ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ "
(۶) انبالہ ۱۸ - ۱۹ "
(۷) سہارنپور ۲۰ - ۲۱ "
(۸) مرادآباد معہ امروہہ ۲۲ - ۲۳ "
(۹) بریلی ۲۴ - ۲۵ ستمبر
(۱۰) شاہجہانپور ۲۶ - ۲۷ "
(۱۱) لکھنؤ ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ "
(۱۲) آرہ - یکم اکتوبر
(۱۳) پٹنہ ۲ - ۳ - اکتوبر
(۱۴) کلکتہ ۴ - ۵ - ۶ - ۷ "
(۱۵) چندرہ ۸ - ۹ "
(۱۶) برہمن بڑیہ ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ "
(۱۷) کلکتہ (دوبارہ) ۱۴ - ۱۵ "
(۱۸) کیرنگ ۱۶ - ۱۷ - اکتوبر
(۱۹) کٹک ۱۸ "
(۲۰) سونگھڑہ ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ "
(۲۱) بھاگلپور ۲۳ - ۲۴ "
(۲۲) مونگھیر ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ "
(۲۳) الٰہ آباد ۲۹ - اکتوبر
(۲۴) کانپور ۳۰ "
(۲۵) اٹاوہ ۳۱ اکتوبر - یکم نومبر
(۲۶) علی گڑھ ۲ - ۳ "
(۲۷) دہلی ۴ - ۵ "
(۲۸) پانی پت ۶ - ۷ "
(۲۹) قادیان دارالامان ۸ نومبر

## وفد نمبر (۲)

مبلغین حافظ روشن علی صاحب و مولوی محمد یار صاحب

(۱) امرتسر ۸ - ۹ ستمبر
(۲) قصور ۱۰ - ۱۱ "
(۳) فیروزپور ۱۲ - ۱۳ "
(۴) بھٹنڈہ ۱۴ "
(۵) جیند ۱۵ "
(۶) پٹیالہ معہ سنوری جاکر ۱۶ - ۱۷ ستمبر
(۷) دہلی ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ "
(۸) متھرا ۲۱ - ۲۲ "
(۹) آگرہ ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ "
(۱۰) جھانسی ۲۶ - ۲۷ "
(۱۱) بھوپال ۲۸ - ۲۹ "
(۱۲) حیدرآباد دکن ۳۰ ستمبر یکم تا ۶ اکتوبر
(۱۳) یادگیر ۷ - ۸ - اکتوبر
(۱۴) مدراس ۹ تا ۱۳ - "
(۱۵) بنگلور ۱۴ - ۱۵ "
(۱۶) میسور ۱۶ تا ۱۹
(۱۷) کالی کٹ ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ "
(۱۸) کنانور ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ "
(۱۹) بمبئی ۲۶ تا ۳۰ "
(۲۰) پیٹن ۳۱ اکتوبر ۱ - ۲ - نومبر
(۲۱) سچے پور ۳ - ۴ "
(۲۲) اجمیر معہ بیاور ۵ - ۶ "
قادیان دارالامان ۷ نومبر

## وفد نمبر (۳)

مبلغین. مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی قمر الدین صاحب -

(نوٹ) روہڑی سے مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کراچی تک ہمراہ ہونگے -

(۱) راولپنڈی ۸ ستمبر
(۲) منٹگمری }
(۳) پاک پٹن } ۹ تا ۱۳ ستمبر
(۴) خانیوال }
(۵) ملتان } ۱۴ تا ۱۸ ستمبر
(۶) میلسی }
(۷) بہاولپور ۱۹ - ۲۰ "
(۸) روہڑی ۲۱ - ۲۲ "
(۹) شکارپور ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ "
(۱۰) خیرپور میرس ۲۶ - ۲۷ "
(۱۱) حیدرآباد سکھر ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ستمبر یکم اکتوبر
(۱۲) کراچی ۲ تا ۷ اکتوبر

(نوٹ) اس کے بعد یہ وفد فوراً علاقہ سندھ میں آکر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے ہمراہ علاقہ سندھ کی انجمنوں کا دورہ کرکے ۷ نومبر کو قادیان پہنچیگا - اور واپسی کے وقت لودھراں - قصور لائن پر سٹیشن میلسی پر جماعت احمدیہ کا دورہ کرکے پھر واپس لودھراں - خانیوال - لائے ونڈ لائن پر سٹیشن میاں چنوں سے اتر کر چک نمبر ۹۴ کوٹلہ بدھو سے ہوتا آوے -

## وفد نمبر (۴)

مبلغین. مولوی غلام احمد صاحب و حافظ جمال احمد صاحب

(۱) لاہور ۸ - ۹ ستمبر
(۲) گوجرانوالہ ۱۰ - ۱۱ "
(۳) سیالکوٹ }
(۴) جموں } ۱۲ تا ۱۶
(۵) گوجرات ۱۷ - ۱۸ "
(۶) جہلم ۱۹ - ۲۰ "
(۷) راولپنڈی }
(۸) چنگا بنگیال } ۲۱ تا ۲۵ "
(۹) کیمبل پور ۲۶ - ۲۷ "
(۱۰) نوشہرہ ۲۸ - ۲۹ "
(۱۱) پشاور ۳۰ ستمبر - ۱ - ۲ - اکتوبر
(۱۲) کوہاٹ ۳ - ۴ - ۵ - ۶ اکتوبر
(۱۳) داؤد خیل ۷ - ۸ اکتوبر
(۱۴) کندیاں ۹ - ۱۰ "
(۱۵) دریا خاں - ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۱ تا ۱۵ اکتوبر
(۱۶) لیہ ۱۶ - ۱۷ - اکتوبر
(۱۷) محمود کوٹ ۱۸ "
(۱۸) ڈیرہ غازیخان ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ "
(۱۹) مظفر گڈھ ۲۲ - ۲۳ "
(۲۰) ملتان ۲۴ تا ۲۷ "
(۲۱) خانیوال ۲۷ اکتوبر
(۲۲) علی پور ریلوے سٹیشن "
(۲۳) حسن پور مخدوم پور پہوڑاں ۲۸ تا ۳۱ اکتوبر
(۲۴) شورکوٹ ۱ - ۲ نومبر
(۲۵) جھنگ مگھیانہ ۳ - ۴ - ۵ "
(۲۶) سرگودہا و انجمنہائے متصلہ ۶ لغایت ۲۰ نومبر
(۲۷) ملک وال ۲۱ نومبر
(۲۸) بھیرہ و انجمنہائے متصلہ ۲۲ تا ۲۵ نومبر
(۲۹) خوشاب " " ۲۶ نومبر تا ۴ دسمبر
(۳۰) لالہ موسیٰ ۵ - ۶ دسمبر
(۳۱) وزیرآباد ۷ - ۸ "
(۳۲) دوجووال
(۳۳) ننگل متصل جگدیو خورد } ضلع امرتسر
(۳۴) مجلاوالہ و انجمنہائے متصلہ } تحصیل اجنالہ
۹ لغایت ۱۶ دسمبر
واپسی قادیان ۱۷ دسمبر

---

## اخبارات سلسلہ کے پرانے فائل

میاں محمد بخش صاحب احمدی ساکن بجھنگا ضلع ہوشیارپور اطلاع دیتے ہیں - کہ میرے پاس ۱۹۰۸ء سے لے کر بدر - الفضل - تشحیذ ریویو اردو کے فائل ہیں - اگر کسی احمدی لائبریری میں ضرورت ہو - تو محصول ڈاک وغیرہ ادا کرکے منگوا سکتے ہیں ؛

(۲) ان کا بچہ عبدالسلام نام مفقود الخبر ہے - اگر کسی صاحب کو معلوم ہو - تو فوراً اطلاع دیں - اور بجھنگا ضلع ہوشیارپور پہنچا دیں ؛

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یوم پنجشنبہ - قادیان دارالامان - ۲۰ راگست ۱۹۲۵ء

# کیا اسلام میں مُرتد کی سزا قتل ہے؟

## قرآن تفسیر اور قتل مُرتد

## کیا قرآن کریم قتل مُرتد کے سوال پر ساکت ہے؟

(نمبر ۲۱)

(حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی اے کے قلم سے)

بعض مولوی صاحبان کو اس امر میں خاص مہارت حاصل ہے۔ کہ جس عبارت سے جو مطلب چاہیں۔ نکال لیں۔ وہ اس فن میں خوب مشاق ہیں۔ مولوی صاحبان کے ایسے کارنامون کی ایک عجیب مثال میں ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں پیش کرتا ہوں :۔

قرآن شریف کی جن تین آیات کی نسبت مولوی ظفر علیخان صاحب اعتراف کرتے ہیں۔ کہ "بلا شبہ ان تینوں آیات قرآنی میں سزائے قتل کا کوئی ذکر نہیں" انہی میں سے تیسری آیت ہی سے جس پر مَیں ابھی بحث کر چکا ہوں۔ ایک مولوی صاحب اخبار زمیندار مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۲۴ء میں اپنی منطق کے زور سے اس امر کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ مولوی ظفر علیخان صاحب نے تو غلیمت سے قتل مرتد کا ثبوت نکالا تھا۔ مگر اس دوسرے مولوی صاحب نے اس سے بھی زیادہ کمال دکھایا ہے۔ انہوں نے اس آیت کے ایک ایسے ٹکڑے سے قتل کا حکم نکالا ہے۔ جہاں خود مولوی ظفر علیخان صاحب کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آئی۔ کہ یہاں سے بھی قتل کا حکم نکالا جا سکتا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں :۔ فاولٰئک حبطت اعمالہم فی الدنیا والاخرۃ۔

ناظرین تعجب کرینگے۔ کہ ان الفاظ سے قتل کا حکم کس طرح مستنبط ہو سکتا ہے۔ مگر جس مولوی صاحب کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ وہ تو فرماتے ہیں کہ حبط اعمال کے بجز قتل کے کوئی اور معنے ہو ہی نہیں سکتے۔ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ فی الدنیا سے ضرور یہ مفہوم نکلا۔ کہ مرتد کے وہ اعمال جن کو وہ دُنیا میں کرتا ہے۔ سب کے سب ارتداد کی وجہ سے باطل ہونگے۔ اور اعمال دنیویہ کے بطلان کا امکان اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جس وقت تک کہ اس کا بدن جو کہ مبدءٔ اعمال دنیویہ ہے۔ موجود ہے۔ لہٰذا حبط فی الدنیا کی سزا کے معنے بجز اعدام کے کچھ نہیں ہو سکتے ؛

مجھے اس عجیب وغریب تفسیر پر جرح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ صرف مولوی صاحب سے اتنا پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کے یہ معنے درست ہیں۔ تو کیا ان سب لوگوں کو جن کے حبط اعمال کا ذکر قرآن شریف کی آیات میں پایا جاتا ہے بموجب نص قرآن سنگسار کرنا چاہیئے۔ مولوی صاحب کیا فتوےٰ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں جن کا ذکر قرآن شریف کی مندرجہ ذیل آیات میں ہے :۔

(۱) ومن یکفر بالایمان فقد حبط عملہ وھو فی الاٰخرۃ من الخٰسرین (مائدہ ۱۴) اور جو ایمان کی باتوں کو نہ مانے۔ تو اس کا کیا کرایا سب اکارت ہے۔ اور آخرت میں بھی وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

(۲) ولو اشرکوا لحبط عنہم ما کانوا یعملون (انعام ع) اور اگر یہ لوگ شرک کرتے۔ تو ان کا سارا کیا کرایا ان سے ضائع ہو جاتا ؛

(۳) من کان یرید الحیٰوۃ الدنیا وزینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وھم فیہا لا یبخسون ٭ اولٰئک الذین لیس لہم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا یعملون (ھود ع ۲) جن کا مطلب دنیا کی زندگی اور دنیا وی رونق ہوتی ہے۔ ہم ان کا بدلہ یہیں دنیا میں ان کو پورا پورا دیدیتے ہیں۔ اور وہ دنیا میں کسی طرح گھاٹے میں نہیں رہتے۔ لیکن یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور ان کے دنیا کے عمل سب اکارت گئے۔ اور ان کا کیا کرایا سب لغو"

(۴) ویقول الذین اٰمنوا اھٰؤلاء الذین اقسموا باللہ جھد ایمانہم انہم لمعکم ط حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین ٭ (مائدہ ع ۸) اور (جب مسلمانوں پر منافقوں کا نفاق کھل جائے گا) تو مسلمان (ان کے حال پر افسوس کرکے آپس میں) کہیں گے۔ کہ کیا یہ وہی لوگ ہیں۔ جو بڑے زور سے اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے اور ہم سے کہا کرتے تھے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کا سارا کیا کرایا اکارت ہوا۔ اور وہ نقصان میں آگئے۔

(۵) والذین کذبوا باٰیاتنا ولقاء الاٰخرۃ حبطت اعمالہم ط ھل یجزون الا ما کانوا یعملون ٭ (اعراف ع ۱۷) اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو اور لقاء آخرت کو نہ مانا۔ ان کا کیا کرایا سب اکارت۔ یہ سزا ان کو ان ہی کے اعمال کی دی جائیگی ؛

(۶) ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ شاھدین علیٰ انفسہم بالکفر ط اولٰئک حبطت اعمالہم وفی النار ھم خالدون (توبہ ع ۳) مشرکوں کو کوئی حق نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی مسجدیں آباد رکھیں۔ اور اپنے اوپر کفر کی گواہی بھی دیتے جاویں۔ یہی لوگ ہیں۔ جن کا کیا کرایا سب اکارت ہوا۔ اور یہی لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں"

(۷) اولٰئک حبطت اعمالہم فی الدنیا والاٰخرۃ واولٰئک ھم الخٰسرون (توبہ ع ۹) منافقوں کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کا کیا کرایا سب اکارت ہو گیا۔ دنیا اور آخرت میں۔ اور یہی لوگ ہیں۔ نقصان پانے والے"

(۸) اولٰئک الذین کفروا باٰیات ربہم ولقائہ فحبطت اعمالہم فلا نقیم لہم یوم القیٰمۃ وزنا (کہف ع ۱۲) یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات کو نہ مانا۔ تو ان کا سب کیا کرایا اکارت ہو گیا۔ تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہ کرینگے۔

(۹) یا ایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون (الحجرات ع ۱) "مسلمانو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو۔ اور نہ اُس کے ساتھ بہت زور سے بات کرو۔ جیسا کہ تم

ایک سے ایک آپس میں زور سے بولا کرتے ہو۔ تا ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے۔ اور تم کو خبر بھی نہ ہو"

(۱۰) اولئك لم یؤمنوا فاحبط اللہ اعمالہم (احزاب ع)
"یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے"

(۱۱) ذالك بانہم کرھوا ما انزل اللہ فاحبط اعمالہم (سورہ محمد ع ۱) "یہ اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اس کلام کو جو خدا تعالیٰ نے اتارا۔ ناپسند کیا۔ سو خدا تعالیٰ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے"

## ہمارے معاصر اور سلسلہ احمدیہ

**آریہ سماج مرگئی**

ہمعصر اہلحدیث ۱۴ اگست کے پرچہ میں صفحہ اول پر ایک زبردست مضمون اس عنوان سے لکھتا ہے کہ "آریہ سماج مرگئی" اور رقمطراز ہے کہ:-

"ہم عرصہ سے محسوس کر رہے ہیں کہ آریہ سماج مر چکی ہے"

شکر ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کی کم از کم ایک پیشگوئی کی تصدیق تو اپنے ہاتھوں سے کرنی پڑی اور اسے اپنے قلم سے لکھ کر اپنے اخبار میں شائع بھی کر دیا۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ حضور نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ "تھوڑے سال کے اندر آریہ سماج مر جائے گی" ۔

**استہزاء ان کا شیوہ ہے**

ہمعصر تنظیم کو ہم نے ایک پرائیویٹ چٹھی میں لکھا تھا۔ کہ آپ احمدی جماعت پر شوق سے نکتہ چینی فرمادیں۔ مگر گلابی اردو یا برق و شرارہ میں اس کا ذکر جس پیرایہ میں ہوتا ہے یا جس طرح پر اس کا نام مرزائی اور قادیانی وغیرہ حقارت سے (بر خلاف ہمارے اصلی تا بزد بالالقاب) لیا جاتا ہے۔ اس سے بجز دل آزاری یا اپنی دل لگی پر اپنی مہر لگانے کے کچھ اور متصور نہیں ہو سکتا۔

تنظیم نے جواب میں لکھا ہے کہ:-

"رسالت۔ نبوت۔ الہام۔ وحی۔ خلافت۔ جنت البقیع اور جہاں ہر مومن قانت ہونے کا دعا ستمہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اور انسانی نیچر کا تقاضا ہے کہ جہاں اسے ہنسی کی بات نظر آئے۔ وہ اس پر صاعقہ قہقہہ نہیں تو برق تبسم گرا دے"

بیان ارشاد کیونکہ۔ مگر میں نہایت ادب اخلاق سے اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ ہم تو اب تک یہی سمجھا کئے۔ کہ انعام الہام و وحی نبوت و رسالت۔ خلافت و جنت۔ قانت مومنوں ہی کو ملا کرتا ہے۔ اب یہ نیا انکشاف ہوا کہ یہ نعمت عظمیٰ کفار نابکار سے مختص ہے۔ اور اس سے پہلے تو یہ بڑی عظمت کی چیزیں تھیں۔ مگر اب موجودہ تہذیب و متانت کے دور میں الہام و وحی۔ خلافت و رسالت ہنسی کی بات اور قہقہوں کا موجب ہیں۔ مگر نہیں میرے دوست میں بھولتا ہوں۔ یہ تو قدیم سے ایک جماعت کا شیوہ چلا آیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی شہادت ہے۔ "ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن"۔ لیکن آج چودھویں صدی میں یہ عالم ہے کہ اغیار تو اغیار۔ یار بھی استہزاء کرنے پر مجبور ہیں۔ آہ! وہ بھول گئے۔ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزؤن کو۔ اور فراموش کر دیا انہوں نے اس درس حقیقت کو کہ آدم سے لیکر یہ انعام الہام و وحی و رسالت و خلافت انسانوں ہی کو ملتا رہا۔ اور بے شک کچھ لوگ تھے۔ جو مالہذا الرسول یاکل ویمشی فی الاسواق۔ اور ان انتم الا بشر مثلنا اور ابشرا منا یہدوننا اور ما انزل اللہ من شیء کہتے رہے لیکن حق پر وہی تھے۔ جو ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فامنا پکار اٹھے۔ جب الہام و وحی کے مہبط انسان ہی ہوتے ہیں۔ اور نبوت و خلافت انسانوں ہی کو ملا کرتی ہے اور جنت البقیع قرار دینے والا بھی بشر ہی تھا۔ تو سوال صرف یہ رہ جاتا ہے۔ کہ کن دلائل سے۔ نہ یہ کہ بجز دعاوی کے دعویٰ ہی استہزاء اور بقول تنظیم اس پر صاعقہ قہقہہ یا برق تبسم گرا دیں۔ اور بے خبر رہیں اس سے کہ یہ صاعقہ کہیں صاعقہ آل ثمود ہی نہ ہو۔ اور یہ بجلی کہیں اسی خانمان پر نہ گر رہی ہو۔ جس پر یہ ناز ہے ؎

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

**مسلمان کی تعریف اور اخبار لائٹ**

"لائٹ" جو پیغام بلڈنگس کا اخبار ہے اس نے دیش بندھو داس کو سچا مسلمان لکھدیا تھا۔ الفضل کہ مسلمان ہے۔ اس نے بجا طور پر اعتراض کیا۔ پیغام کو اس پر افسوس ہے کہ یہ لائٹ کا ذاتی خیال ہے۔ بھائی ہم تو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ایک مسلمان کا بحیثیت مسلمان ہونے کے اور خیال ہو اور ذاتی طور پر اور خیال۔ لائٹ کی کامیابیاں اور کارنمایاں تو اپنی طرف منسوب کی جائیں۔ اور اگر کوئی ایسی ویسی بات ہو۔ تو کہدیا جائے۔ لائٹ سے ہمارا کیا تعلق۔ پیغام کو صاف صاف بتانا چاہیئے۔ کہ جس شخص کا یہ مذہب ہو کہ دیش بندھو داس سچا مسلمان تھا۔ وہ ان کے گروہ کا ایک فرد ان کی انجمن کا ممبر۔ ان کا ایک کارکن ہے یا نہیں۔ اگر تمہارا یہ مذہب ہے۔ کہ جو شخص محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا وہ ہرگز دائرہ اسلام کے اندر نہیں۔ تو اس شخص کے متعلق آپ نے کیا کارروائی کی ہے۔ جو آپ میں سے ہو کر آپ کے خلاف ایسا عقیدہ رکھتا ہے۔ جس پر نجات کا دارومدار ہے۔

اور مجھے تو آپ کے مجموعی شہادت دینے پر بھی اعتبار نہیں۔ ابھی دنیا سے پیغام جلد اول کا نمبر ۱۴ مفقود تو نہیں ہو گیا۔ جس میں یہ اعلان ہوا تھا۔ کہ ہم وابستگان پیغام یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کے سچے نبی ہیں۔ اور اب اس عقیدہ کو بیخ کن اسلام قرار دیا جاتا ہے۔

**چو گفتی دلیلش بیار**

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب پیغام میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہمارے نزدیک جو شخص کہ اپنی قوم کا دشمن اور بدخواہ ہے۔ اس سے زیادہ ملعون اور کوئی نہیں (بالکل ٹھیک) × × × البتہ میاں محمود احمد اور ان کے بعض رفقاء نے بعض نادر اُلجب حرکات کی ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم بھی مطعون ہو رہے ہیں۔ مگر اس کے لئے میاں محمود احمد کا عقیدہ نبوت و تکفیر اہل قبلہ اور ان کی خوشامدانہ پالیسی ذمہ وار ہے × × × اور نہ ہی میاں محمود احمد صاحب کی کل جماعت ان کے ساتھ ان باطل عقائد و حرکات شنیعہ میں متفق ہے"

ڈاکٹر مرزا صاحب نے فرمایا اور ہم نے سنا۔ لیکن اگر بے ادبی نہ ہو۔ تو گذارش کروں کہ حضور بے دلیل ہی فرمائے جانے کی عادت ہے یا کچھ ثبوت بھی دینگے۔ وہ ناواجب حرکات کونسی ہیں۔ کیا کبھی اپنے محسن و ہادی و مرشد کے خاندان سے ہم نے عداوت کی۔ الخ یا نعوذ باللہ سایہ میں یا جن کی گود میں بیٹھتے تھے۔ انہی پر تبرا بازی شروع کر دی یا صدارت یا کوئی عہدہ ملنے کے شوق میں گورنمنٹ کے خلاف کارروائیاں کیں۔ آخر کیا کیا۔ تکفیر اہل قبلہ سے کیا مراد ہے۔ اور خوشامد کس کی کی۔ اور کب کی۔ دو تین مثالیں ہی دیجئے۔ ورنہ اپنی تحریر دلپذیر کے پہلے دو فقرے پڑھ لیجئے۔

**طاعون مرزائیوں سے**

اہلحدیث ۱۴ اگست میں چھپا ہے کہ گذشتہ سردیوں میں ہندو ۲۷، سکھ ۴ اور مرزائی ۲۹ فوت ہوئے۔ فہرست اسم وار ہمارے پاس آچکی ہے۔ گویا غیر احمدی کلمہ گو... ایک بھی طاعون سے نہیں مرا۔ اور احمدی ۲۹ فوت ہوئے۔ اس قدر صفحوں کے ساتھ دروغ بیانی۔ کیا اہلحدیث اس کا ثبوت دیگا؟ اور فہرست اسماء شائع کریگا؟

## بہائی مستقل دین ہے

ایرانی مظہر الدجال کے پیرو اہل اسلام کو عموماً اپنے دین و مذہب کے متعلق دہوکہ دیتے رہتے ہیں۔ کہ یہ دجال کا خاصہ ہے۔ مگر کبھی کبھی حق بات بھی ظاہر ہو ہی جاتی ہے۔ یہ لوگ اسلام میں گھسنے کے لئے کبھی کبھی یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ ہمارا مذہب بھی اسلام ہے۔ لیکن کوکب ہند ۱۹ اگست میں صفحہ ۸ پر یہ تشریح کی ہے۔

"آپ نے تو ایک معین زمانے کی محدود صورت (یعنی نبی کریم صلعم کے لائے ہوئے مذہب) کو اسلام سمجھ رکھا ہے۔ مگر بہائی اسلام کو وہ دین قیم سمجھتے ہیں۔ جو کم از کم حضرت ابراہیم سے شروع ہوا۔ اور تمام انبیاء کا رہا"

پھر یہ لوگ قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں۔ اور حقیقت حال سے ناواقف یہ خیال کر لیتا ہے۔ کہ واقعی ان کا مذہب بھی اسلام ہی ہوگا۔ مگر کوکب ہند ۱۹ اگست صفحہ ۸ پر لکھا ہے۔

"اہل اسلام کیوں گذشتہ کتابوں سے استدلال کرتے ہیں۔ اگر ان کا حق ہے۔ کہ بموجب ارشاد الٰہی کل امۃ تدعیٰ الیٰ کتابہا دوسروں کی کتابوں سے استدلال کریں۔ تو اہل بہاء کا بھی حق ہے" (کہ دوسروں کی کتابوں سے استدلال کریں)

گویا قرآن مجید سے استدلال بطور جواب الزامی ہے۔ اور یہ بہائیوں کی کتاب نہیں۔ بلکہ اہل اسلام کی کتاب ہے۔ آخر میں اسی رسالہ کے صفحہ ۱۶ پر تو صاف صاف اقرار کر لیا ہے۔ کہ ہمارا دین ایک علیحدہ اور مستقل دین ہے۔

"اسماعیلی بھی اور فرق اسلامیہ کی طرح اسلام کا ایک فرقہ تھا۔ اور امر بہائی مستقل دین ہے۔"

معلوم نہیں۔ ان تصریحات کے باوجود پچھلے دنوں آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں ایک معتمد بزرگ نے یہ کیوں لکھا کہ اہل قرآن و اہل بہاء کو بھی نہیں بلایا گیا۔ اہل قرآن تو پھر اپنا دین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین سمجھتے ہیں۔ اور قرآن مجید کو دینی شریعت کی کتاب۔ لیکن یہ دشمنان اسلام بہائی تو اسلام اور شریعت اسلام کا زمانہ ختم سمجھتے ہیں۔ اور بیان کو قرآن مجید کا ناسخ اور پھر اب کتاب اقدس کو اپنی کتاب شریعت قرار دیتے ہیں۔ پس ان کا اسلام سے کیا واسطہ۔

## احمدیوں غیر احمدیوں میں کوئی لڑائی نہیں ہوئی

تنظیم میں یہ خبر چھپی ہے۔ کہ احمدیوں غیر احمدیوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک غیر احمدی مارا گیا۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ خبر غلط ہے۔ غیر احمدیوں کی* آپس میں ہی کسی دنیاوی تنازعہ پر لڑائی ہوئی ہے۔ جہاں ایک غریب احمدی کو بھی اس لڑائی سے پہلے ایک فریق کے آدمیوں نے اس لئے مارا کہ وہ ہمارے مخالف کا رشتہ دار ہے جس سے وہ پکارا [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

# جماعت کی ذمہ واریاں

### از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ

### فرمودہ ۷ - اگست ۱۹۲۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے پچھلے دنوں یہ بات معلوم کر کے نہایت ہی افسوس ہوا۔ کہ ہماری جماعت کے سکرٹری اپنے کام کو اچھی طرح نبھا نہیں رہے۔ اور انہوں نے سستی اختیار کر لی ہے۔ متواتر یہ شکایت میرے کانوں میں پہنچ رہی ہے۔ اور تجربہ اس بات پر شاہد ہو رہا ہے۔ کہ کارکن بھی اور دوسرے لوگ بھی غفلت سے کام لے رہے ہیں۔ بہت سے ہمارے کارکنوں میں سے یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ شاید ان کے نام کے ساتھ عہدہ کا لگ جانا ہی کام کرنے کی کافی ضمانت ہو گیا ہے۔ اور وہ جماعتیں بھی جو کام میں غافل ہیں۔ شاید اس کو کافی سمجھتی ہیں۔ کہ ان کے ہاں عہدہ دار مقرر ہو گئے۔ حالانکہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ جب تک کام نہ کیا جائے۔ عہدہ دار بھی کوئی عہدہ دار نہیں۔ اور جماعتوں کا ان کے تقرر سے خوش ہو جانا بھی کوئی خوشی نہیں۔ کیونکہ خوشی تو اس صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب کچھ کام ہو رہا ہو۔ اور اگر کام کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ یا اسے بیدلی سے کیا جاتا ہو۔ تو یہ شرمندگی کا موجب ہوتا ہے۔

## کارکنوں کے ساتھ افراد جماعت بھی دلچسپی لیں

کام کو عمدہ طریق پر کرنے کے لئے ہم نے اسے صیغہ جات پر تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس کو ایک انتظام کے ماتحت لانے کی کوشش کی ہے۔ اس انتظام کے ماتحت کام ہو بھی رہا ہے۔ اگر یہ انتظام نہ ہوتا۔ جو ہم نے کیا ہے۔ تو پھر یہ امید ہو سکتی ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام مرتب کرنے کے بعد یہ کام ہوں۔ مگر ایسا انتظام مرتب ہو چکا ہے۔ عہدہ دار مقرر ہو چکے ہیں۔ لیکن کام میں غفلت ہو رہی ہے۔ پس میں اپنی جماعت کے تمام دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی جماعت کے کاموں میں دلچسپی لیویں۔ کیونکہ کارکن جماعت ہی سے مقرر ہوتے ہیں۔ اور جماعت ہی نے یہ کام کرنے ہیں۔ اور جب تک جماعت ان کاموں میں دلچسپی نہ لے گی۔ اور کارکن ہوشیاری سے کام نہ کریں گے۔ تو کام نہیں ہو سکے گا۔

## سکرٹری ہی نہیں افراد جماعت بھی مخاطب ہیں

یہاں ملازمت کا سوال نہیں۔ یہاں جماعتی نظام کا سوال ہے۔ اور کام کرنے کا سوال ہے۔ اس لئے عام مجلس میں میں اسے بیان کر سکتا ہوں۔ ممکن ہے۔ کوئی اس سے سمجھے کہ صرف سکرٹری ہی مخاطب ہیں۔ اس لئے میں بتا دیتا ہوں۔ کہ یہاں صرف سکرٹری ہی مخاطب نہیں۔ بلکہ افراد جماعت بھی مخاطب ہیں۔ کیونکہ ایک سکرٹری ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ ممکن ہے۔ وہ بدل دیا جائے۔ ممکن ہے۔ وہ ناقابل ثابت ہو۔ ممکن ہے۔ کہ وہ خود ہی کام کو چھوڑ جائے۔ ممکن ہے۔ کہ وہ فوت ہو جائے۔ تو بیسیوں ذرائع اور سبب ایسے ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ سبکدوش ہو جائے۔ اس لئے صرف سکرٹریوں کو مخاطب نہیں سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ جماعت کے افراد سارے کے سارے ہی مخاطب ہیں۔

## قرآن مجید سب کو کام کیلئے پکارتا ہے

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کی بنیاد ڈالی ہے۔ اور خدا نے اس کے کام صرف سکرٹریوں پر نہیں ڈالے۔ بلکہ جماعت کے تمام لوگوں پر ڈالے ہیں۔ ایک اکیلا سکرٹری کر ہی کیا سکتا ہے۔ جب تک دوسرے لوگ بھی اسکے ساتھ مددگار نہ ہوں۔ تو پس یہ ذمہ داری نہ صرف اکیلے سکرٹری کے سر ہے بلکہ ساروں کے سر ڈالی گئی ہے۔ ایسا ہی کسی خاص شخص کا نام قرآن کریم میں نہیں پکارا گیا۔ کہ اے فلانے تو کام کر۔ یا اے سکرٹریو تم کام کرو۔ بلکہ وہاں تو تمام کے تمام مسلمانوں کو پکارا گیا ہے۔ کہ تم سب یہ کام کرو۔

## تمام جماعت بھی ذمہ دار ہے

پس یہ تو ایک تقسیم عمل ہے جو کی گئی ہے۔ اور اس تقسیم عمل کے ذریعہ وہ بچ نہیں گئے۔ کہ چلو یہ کام سکرٹریوں کے سر جا پڑا۔ بلکہ کام بدستور جماعت کے لوگوں کے سر پر ہے۔ لیکن ہاں ایک اختیار انکو مل گیا ہے۔ کہ وہ کہیں۔ اور لوگ مانیں۔ پس نہ صرف سکرٹری ہی سلسلہ کے کاموں کے ذمہ دار ہیں۔ بلکہ باقی لوگ بھی ذمہ دار ہیں۔

## سلسلہ کے کاموں سے محبت ہونی چاہیئے

پھر سلسلہ کے کاموں کے لئے محبت بھی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جہاں محبت ہوتی ہے۔ وہاں ذمہ واری نہیں دیکھی جاتی۔ اور ایک شخص یہ کہکر کہ میری ذمہ واری یہیں تک تھی۔ سلسلہ کے کاموں سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ مدرسے میں داخل بچے کے باپ اس ذمہ داری سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ جو بچے کے متعلق اس کے سر ہے۔ اور نہ ہی یہ

ہو سکتا ہے۔ کہ تربیت کے لئے کسی دوسرے کے سپرد کر کے مال بیٹھ جائے۔ اور سب خیال چھوڑ دے۔ اور کہے۔ کہ اب مجھے اسکی کیا فکر ہے۔ آپ ہی آپ اسکی تربیت ہو جائیگی۔ بس جسطرح وہ اپنے بچے کو دوسرے کے سپرد کر کے اسکی طرف سے بے پرواہ نہیں ہو جاتے بلکہ انہیں خود بھی سب باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اسی طرح انہیں سلسلہ کے کاموں کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور سکرٹریوں کے مقرر ہو جانے کے باوجود اپنے آپ کو ذمہ وار سمجھنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی محبت بھی ہونی چاہیئے۔

یہ نظام جماعت کو قائم رکھنے اور سلسلے کے کام چلانے کیلئے کیا گیا ہے۔ اور اسی کے ماتحت سکرٹریوں کو بھی مقرر کیا گیا ہے۔ اور گو کہ اس کے کارکن بظاہر اسکے ذمہ وار بنائے گئے ہیں۔ مگر اس کام کے چلانے کی نگرانی کرنا پھر بھی ہمارے سپرد ہے۔ دین سے اگر محبت ہے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ ایک شخص باوجود ایک انتظام قائم ہو جانے کے کس طرح ان کاموں کی ذمہ داری سے بری ہو سکتا ہے۔

**ہر ایک شخص پوچھا جائیگا**

اگر کام خراب ہو رہا ہے۔ اور جماعت کو احساس نہیں۔ تو وہ قطعاً خدا کے سامنے بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالٰے نے سکرٹریوں کا انتظام مقرر نہیں کیا۔ بیشک یہ انتظام خدا نے نہیں کیا۔ اور اسکی توفیق کے ماتحت ہم نے کیا۔ لیکن جو کچھ بہتر نظر آیا۔ وہی کیا۔ اور اب بھی اگر اس سے بہتر کوئی اور انتظام نکل آئے۔ تو وہ بھی کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن کوئی ہمیں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ قرآن و حدیث میں انتظام کی ضرورت بیان نہیں۔ یا نظام سلسلہ کو قائم اور سلسلے کے کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سے اسکی ذمہ داری ہی نکل گئی۔ قرآن و حدیث سے تو امارت کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ اور اس میں بھی ہر ایک شخص ذمہ وار ہے۔ نہ صرف وہی جو امارت پر قائم ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ہر ایک سے ہر ایک شخص پوچھا جائیگا۔ کلکم راع وکلکم مسؤل عن رعیتہ۔ تم میں سے ہر ایک شخص خواہ وہ امیر ہے۔ یا نہ۔ پوچھا جائے گا۔ اور اسکی ذمہ داری کے متعلق خدا اس سے سوال کریگا۔ پس تمام کے تمام افراد مسلمانوں کے ذمہ وار ہیں۔ اور قیامت کے دن اپنی اپنی ذمہ داری سے پوچھے جانے والے ہیں۔

**سکرٹری کام کرانے کیلئے ہے نہ کرنے کے لئے**

اگر کام خراب ہو اور دوسرے لوگ توجہ نہ کریں۔ تو وہ بھی جوابدہ ہیں۔ نہ کہ صرف سکرٹری۔ پس میں تمام مجلس میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ سکرٹری کام کرے۔ اور دوسرے لوگ بھی اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور یہ نہ خیال کریں۔ کہ چونکہ سکرٹری مقرر ہو چکے ہیں ہمیں اب کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ سکرٹری اس غرض کیلئے ہے کہ کام کرائے نہ کہ کرے۔ سکرٹری کام کرنے کیلئے مقرر نہیں ہوتے۔ بلکہ کام کرانے کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔

**بھرتی کرنیوالا افسر**

لوگ اگر جنگ کے موقعہ پر یہ سمجھکر کہ بھرتی کا افسر مقرر ہو گیا ہے۔ کام سے غافل ہو جائیں۔ اور بھرتی نہ کروائیں۔ تو کیا یہ سمجھا جائیگا۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کو کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یا اگر وہ چپ ہو رہیں۔ کہ بھرتی کا افسر آپ ہی سب کام کر لیگا۔ اور آپ ہی جنگ میں چلا جائیگا۔ تو ان کے متعلق یہ نہیں خیال کیا جائیگا۔ کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو ادا کیا۔ بھرتی کے افسر کی تو ضرورت یہی ہے۔ کہ وہ بھرتی کرے۔ جب تک دوسرے لوگ اس کام کو اسکی ماتحتی میں نہ کرائیں۔ تو وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکے گا۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس غلطی سے شکست ہو جائے گی۔

**تبلیغی رپورٹیں ضرور بھیجو**

ہماری جماعت میں اکثر تبلیغ کرنے والے موجود ہیں۔ لیکن وہ اپنے کام کی رپورٹ نہیں بھیجتے۔ پھر بعض انجمنیں بھی ایسی ہیں۔ کہ وہ تبلیغ تو کرتی ہیں۔ لیکن ان کی طرف سے مرکز میں رپورٹ نہیں آتی۔ اب مرکز کو کیا معلوم۔ کہ انکی تبلیغ کا کیا اثر ہو رہا ہے۔ پس جماعت کے لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اگر وہ اس ذمہ داری کے سمجھنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ تو کسی سکرٹری کی بھی انہیں ضرورت نہیں۔ کیونکہ کسی سکرٹری کا وجود بھی اسی وقت مفید پڑ سکتا ہے۔ جب افراد اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوں۔ اور اپنے اپنے کام محنت سے کرتے ہوں۔ اور اپنے کاموں کی نگرانی کئے جانے کی ضرورت محسوس کرتے ہوں۔ کہ وہ ضرور کیجائے۔ کہ تا باقاعدگی پیدا ہو۔ پس میں اس کی طرف پھر سب کو توجہ دلاتا ہوں۔ اگر سستی کام کرنے والوں کی وجہ سے ہے۔ تو آپ کونسی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں کہ کام نہ کر سکی اگر یہی وجہ ہے کہ وہ سست ہیں۔ تو ان کو چست بنا دو۔ اگر وہ کام نہیں کرتے۔ تو تم ان سے کام لو۔ اگر وہ جاگتے نہیں۔ تو آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ ان کو اٹھا دو۔

**کام ختم ہوتا ہے ذمہ داری ختم نہیں ہوتی**

ایک اور نقص بھی ہوتا ہے۔ جس سے کام میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ جب کام کر لیا۔ تو ذمہ داری ختم ہو گئی لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ نظام میں یہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ افراد میں یہ بات ہو جاتی ہے۔ کہ کام ختم کرنے کے بعد ذمہ داری ہٹ گئی۔ لیکن نظام کے ماتحت جب کام ہو رہا ہوتا ہے۔ تو کام کرنے کے بعد کام کرنے والے کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ باقی رہتی ہے۔ اسے اپنے کام کی مرکز کو اطلاع دینا ہوتی ہے لیکن ایک شخص کام تو کر لیتا ہے۔ اور اگر وہ کوئی رپورٹ نہیں دیتا۔ تو وہ کام نہ کرنے والے کی طرح ملزم ہے۔ نظام کی غرض یہی ہے۔ کہ کام کرنے والا ہر ایک طرف برابر زور دے سکے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوتا۔ تو پھر کوئی نظام نظام بھی نہیں کہلا سکتا۔

**فوج میں رپورٹ نہ دینا شکست کا باعث ہو جاتا ہے**

فوج میں اپنے کام کی وقت پر رپورٹ نہ دینے سے افسر علیحدہ کر دئے جاتے ہیں۔ اور اکثر انہیں سخت سزائیں دیجاتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو جان ہی سے انہیں مار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ کام کر کے اگر وہ اسکی رپورٹ اپنے افسر کو نہیں دیتے۔ تو اس سے تمام فوج کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مثلاً ایک افسر جو فوج کے ایک بازو پر اپنے سپاہی لئے کھڑا ہے۔ اور دشمن کو اسنے اپنے سامنے سے ہٹا دیا ہے۔ اور دوسرے بازوؤں سے اچھا کام کیا ہے۔ لیکن اسکی رپورٹ دوسرے افسروں کو نہیں کرتا۔ اور بلا اطلاع دئے آگے بڑھ جاتا ہے۔ تو اس کا یہ نقصان ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو اس بازو پر حملہ کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ جسکی حفاظت کرنے کیلئے وہ کھڑا تھا۔ اور جب دشمن حملہ کرتا ہے۔ تو باقی ماندہ فوج کو چونکہ یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ ہمارے آدمی یہاں سے ہٹ چکے ہیں۔ اسلئے وہ مغالطہ میں رہتی ہے۔ اور دشمن کو اپنا آدمی سمجھتی ہے۔ اور یوں دشمن اپنے تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ انکو شکست دے سکتا ہے۔ اور اسطرح فتح شکست سے بدل جاتی ہے۔ لیکن اگر اسنے اپنے کام کی رپورٹ کسی افسر بالا کو دی ہوتی۔ تو وہ اسکو سمجھا سکتا تھا کہ یہ کرو۔ اور یہ نہ کرو۔ اور اگر آگے بڑھنا مفید نہ ہوتا۔ تو اسے کہتا۔ کہ گو تم نے فتح پائی ہے۔ لیکن آگے بڑھنا بقیہ فوج کے لئے مضر ہے۔

79



اس لئے تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ اور یا اگر آگے بڑھنا مفید ہوتا۔ تو کہہ سکتا تھا کہ بے شک آگے بڑھو ؛

## رپورٹ دینے کے فوائد

غرض رپورٹ دینے سے یہ فائدہ ہوا کرتا ہے۔ کہ اس کے کاموں کی خبر رہتی ہے۔ اور مرکز کی طرف سے اسے ضروری ہدایات دی جاسکتی ہیں۔ تو نظام کی ضرورت ہی یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ اس بات کی خبر رکھی جائے۔ کہ یہاں کیا حالت ہے اور وہاں کیا حالت ہے۔ اگر مثلاً ایک جگہ سے رپورٹ نہیں آتی۔ اور سکرٹری سمجھ لے۔ کہ وہاں کام اچھا ہوتا ہے حالانکہ وہ لوگ مرتد ہو رہے ہوں۔ یا یہ سمجھ لے۔ کہ وہاں کام بالکل نہیں ہوتا۔ حالانکہ وہاں زور سے کام شروع ہو۔ اور لوگ گروہ در گروہ سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو اس صورت میں سکرٹری کو بالکل پتہ نہیں ہو سکتا۔ کہ معاملات کو پیش کرکے مشورہ طلب کرے۔ اور پھر لوگوں کو اس کی اطلاع دی سکے یا حسبِ حال ہدایات تحریر کر سکے۔ پس اس لئے یہ ضروری ہے کہ اپنے اپنے کاموں کی رپورٹیں بھیجی جائیں۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو۔ تو کام کرنے اور کام نہ کرنے والے میں تمیز ہی نہیں ہو سکتی۔ پس جیسا کہ کام نہ کرنے والا مجرم ہے۔ ویسا ہی اطلاع نہ دینے والے بھی مجرم ہیں ؛

## دورہ کرنے والے اور غیر ممالک کے مبلغ بھی رپورٹیں نہیں بھیجتے

ہمارے باہر جانیوالے مبلغ بھی اپنے کاموں کی اطلاع نہیں دیتے غیر ممالک والے مبلغ بھی اپنے کاموں کی اطلاع نہیں دیتے سرکاری ملازم اگر ایسا کریں۔ تو ان کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیا جائے۔ لیکن اصلاح کا کام گھر سے ہی شروع ہوتا ہے۔ اس لئے گھر میں سے شروع کرتا ہوں۔ اور نصیحت اور اخلاص کے طور پر کہتا ہوں۔ کہ سکرٹری ہوں یا نہ ہوں۔ افراد جماعت اور مبلغین کا صرف یہ کام نہیں۔ کہ صرف کام کریں۔ اور اس کی اطلاع نہ دیں۔ بلکہ ان کی یہ بھی ذمہ داری ہے۔ کہ اپنے اپنے کام کی مرکز کو اطلاع بھی دیں۔ اور جب تک نہ ہوگا کوئی برکت اور نتیجہ نہیں ہوگا ؛

## مرکز والے بھی غور کریں

پھر میں مرکزی دفتر والوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بھی باہر کی رپورٹوں کا خیال رکھیں۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں والے ان باتوں کا خیال رکھنا یا ان کے متعلق مناسب کارروائی تو درکنار بعض دفعہ جواب بھی نہیں دیتے۔ پھر بعض دفعہ تو ایسا الٹ پلٹ جواب لوگوں کو چلا جاتا ہے۔ کہ حد ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ کسی دوست نے اپنے کسی کام کے متعلق مشورہ پوچھا۔ یہاں سے اسے جواب گیا۔ آپ کے لئے دعا کی گئی ہے۔ مگر اس شخص نے پھر لکھا۔ کہ میں نے تو فلاں کام کے متعلق مشورہ پوچھا تھا۔ مگر آپ کی طرف سے جواب یہ آیا۔ کہ آپ کے لئے دعا کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ خط پڑھے بھی نہیں جاتے۔ اور ان کی طرف توجہ ہی نہیں کی جاتی ؛

## دفتر ڈاک کے متعلق

سب سے پہلے میں دفتر ڈاک کو لیتا ہوں۔ یہاں جو خط آتے ہیں۔ ان کے متعلق میرا یہ طریق ہے۔ کہ جس خط کا جواب میں نے خود دینا ہوتا ہے۔ اس پر لکھ دیتا ہوں۔ جواب مجھ سے لیکن کئی کئی دن گذر جاتے ہیں۔ کہ ان خطوں کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور وہ جواب کے لئے پیش نہیں کئے جاتے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ باہر کے لوگ سست ہو جاتے ہیں پس مرکز کے لوگ اپنے کام کی طرف پوری پوری توجہ کریں موقعہ پر کام کو پورا کر دینا یہ ہر شخص کا ان میں سے فرض ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے چھ گھنٹہ کام کر دیا ہے۔ یا دفتر کا وقت گذر گیا ہے۔ ہماری حیثیت جنگ کے ایک سپاہی کی حیثیت ہے۔ اور سپاہی ایسا نہیں کر سکتے ؛

## کام پورا کرنا فرض ہے

یہ ایک عام میلان ہو گیا ہے کہ جب کبھی کوئی بات پوچھی جائے تو بعض کہہ دیتے ہیں۔ جی دفتر کا وقت ہو گیا ہے۔ حالانکہ اگر ضروری کام کے لئے آدھی رات بھی کام کرتے ہو جائے۔ تو انہیں بیٹھنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی کام انسانی طاقت سے بالا ہو یا اور آدمیوں کی مدد کے بغیر نہ ہو سکتا ہو۔ تو وہ آدمی مانگ سکتے ہیں۔ ان کے ذمہ کام کرنا ہے۔ اور یہی انکی ذمہ داری ہے۔ چاہے روزانہ چھ چھ۔ سات سات کیا نو نو دس دس گھنٹے بیٹھ کر بھی انہیں کام پورا کرنا پڑے۔ لیکن یہ کسی صورت میں نہیں کہہ سکتے۔ کہ دفتر کا وقت ہو گیا یا میں نے اتنے گھنٹہ کام کر دیا۔ بعض دفعہ کسی ضروری بات کے متعلق پوچھا جاتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ دفتر خالی ہیں۔ وہاں کوئی نہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ چھٹی نہ ہو۔ چھٹی ہو اور ضرور ہو۔ مگر ہمارا تو جنگ کا سا معاملہ ہے۔ جس طرح لڑائی میں اس بات کو جائز نہیں سمجھا جاتا۔ کہ کوئی شخص یہ کہہ کے کام کرنے سے انکار کر دے۔ کہ میں نے اتنے گھنٹہ کام کر دیا۔ اسی طرح یہاں بھی کوئی شخص یہ کہہ کے کہ دفتر بند ہو گئے ہیں یا میں اتنی دیر کام کر چکا ہوں یا آج چھٹی ہے۔ اپنی ذمہ واری سے سبکدوش نہیں ہو سکتا ؛

## جہاد کا حق

ہم پر روح کا بھی حق ہے۔ جسم کا بھی حق ہے ہمسایہ کا بھی حق ہے۔ اور اور بھی حق ہیں۔ لیکن جس وقت دو حق جمع ہو جائیں۔ تو جسم کا حق باقی نہیں رہتا۔ روزہ کا بھی حق ہے۔ نماز کا بھی حق ہے۔ نماز کا بھی حق ہے۔ لیکن جب جہاد کا حکم ہو جائے۔ اور جہاد کا حق سامنے آجائے۔ تو جہاد کے متعلق ہمارے جسم کا کوئی حصہ نہیں رہ جاتا۔ جو اس حق کو ادا نہ کرے۔ اور ایسے وقت میں جسم کا حق قربان کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حج نماز۔ روزہ کے حق کا تعلق جسم اور جماعت پر نہیں پڑ سکتا ہے۔ لیکن جہاد کے حق کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص روز روزہ رکھتا ہے۔ اس کے لئے دوزخ ہے۔ اور جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں اس کا مقام ہے۔ جو خطرناک جگہ ہے۔ پھر دوسری جگہ فرمایا۔ کہ جو میدان قتال سے جان بچاتا ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ تو بظاہر یہ تضاد ہے۔ ایک جگہ جان کا بچانا اور دوسری جگہ جان کا گنوانا دوزخ کا موجب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ تضاد نہیں۔ اس لئے کہ یہاں جسم کے حق کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ اسے محفوظ رکھا جائے۔ لیکن دوسری جگہ جہاد کے حق کا ذکر ہے۔ کہ اس سے جان بچانا گناہ ہے۔ کیونکہ اس کا اثر جماعت تک پہنچتا ہے۔ اس لئے اس سے جان بچانے والے کی سزا جہنم ٹھیرائی ہے۔ اور پھر جہاد کرنے والے کو شریعت یہ نہیں کہتی۔ کہ یہ مجرم ہے۔ لیکن کسی دوسرے موقعہ پر قتل کر کے اگر کوئی بھاگتا ہے۔ تو وہ مجرم ہے ؛

## کام سادگی سے کرنا چاہیئے

پس ہمارا کام سپاہیانہ طرز کا ہے۔ اس میں کوئی عذر قابلِ قبول نہیں ہو سکتا۔ جو کام ہو اسے بہر حال کرنا چاہیئے۔ اور اس سادگی سے کرنا چاہیئے۔ کہ اس پر تصنع کا ہرگز رنگ نہ آئے۔ بعض دفعہ یہ عذر کر دیا جاتا ہے۔ کہ کام زیادہ ہے اور آدمی تھوڑے ہیں۔ مگر ذرا اخلاص اگر پیدا کر لیا جائے تو روزانہ بیسیوں خط لکھے جا سکتے ہیں۔ صرف انگریزی طرز کی تقلید نہ کرنی چاہیئے۔ یہاں مسجدوں میں نمازوں کی انتظار میں کتنا کتنا عرصہ لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ اس انتظار کے وقت اگر مسجد میں آنے والے دوستوں سے خطوط لکھنے کے لئے کہا جائے تو بہت سے خط لکھے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح کام بھی ہو جاتا ہے ؛

ہمیں بھی، کارکنوں کو بھی۔ اور جو کارکن نہیں ہیں۔ انہیں بھی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا کا نام روشن ہو۔ اور اس کی عظمت اور اس کا جلال دنیا پر ظاہر ہو۔ آمین ؛

خطبہ ثانی میں فرمایا :-

## دو جنازے

(۱) آج جمعہ کے بعد میں دو جنازہ پڑھوں گا۔ ایک تو چودھری محمد ولایت خاں مخدوم پور کے ہیں۔ ان کا جنازہ ہے۔ میں ان کو ذاتی طور پر تو نہیں جانتا۔ لیکن تار دینے والے دوست نے لکھا ہے۔ کہ

یہاں ان کا جنازہ پڑھنے والے نہیں۔ میں نے کہا ہوا ہے کہ میں ان لوگوں کا جنازہ پڑھوں گا۔ جو یا تو سلسلے میں مشہور ہیں اور یا وہ کسی ایسی جگہ فوت ہو گئے ہیں۔ کہ جہاں جنازہ پڑھنے والا ہی کوئی نہیں یا بہت تھوڑی جماعت ہے ؛

چوہدری محمد ولایت خاں جہاں فوت ہوئے ہیں۔ وہاں جماعت نہیں۔ اس لئے ایک تو میں ان کا جنازہ پڑھونگا

(۲) دوسرا جنازہ میں ایک ایسے شخص کا پڑھوں گا۔ جو ایک ایسی جگہ فوت ہوا ہے۔ کہ وہاں بھی بہت قلیل جماعت ہے۔ اور فوت ہونے والا شخص ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ جو اللہ کے فضل سے سارے کا سارا احمدی ہے

## سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحب

سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا صاحب کو ہماری جماعت کے اکثر دوست جانتے ہیں۔ ان کے بھائی سیٹھ علی محمد صاحب ہیں ان کے بیٹے سیٹھ غلام حسین فوت ہو گئے ہیں۔ سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا کی اپنی تو کوئی اولاد نہیں۔ ایک لڑکا تھا چار پانچ سال ہوئے وہ بھی فوت ہو چکا ہے۔ اب یہ ان کے بھائی کا لڑکا ہے جو جوانی کے عالم میں فوت ہو گیا ہے۔ سیٹھ عبدالرحمٰن اللہ رکھا وہ شخص ہیں۔ کہ جن کو حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے والے خوب جانتے ہیں۔ حضرت صاحب کی کتابوں میں ان کا اکثر ذکر آتا ہے ؛

## سیٹھ صاحب کا اخلاص

مالدار لوگ عام طور پر بزدل ہوتے ہیں۔ لیکن انہوں نے حضرت صاحب کو قبول کیا۔ ان پر مشکلات بھی آئیں۔ تکلیفیں بھی ان کو ہوئیں۔ ان پر ابتلاء بھی آئے۔ لیکن باوجود اس کے ان کے اخلاص کی یہ حالت تھی۔ کہ اگر ان کے اپنے پاس کچھ نہ ہوتا۔ تو بھی وہ حضرت صاحب کو قرض لے کر روپیہ بھیجتے رہتے ایک دفعہ ان کو کاروبار میں سخت نقصان پہنچا۔ اور سب کچھ نیلام ہو گیا۔ انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد تین سو روپیہ انہوں نے حضرت صاحب کو بھیجا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کی تو یہ حالت تھی آپ نے روپیہ کیسا بھیجا۔ جس کے جواب میں انہوں نے عرض کی۔ کہ میں نے کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے قرض لیا تھا۔ اس میں سے خدا کا بھی حق تھا۔ سو میں نے وہ ادا کیا ؛

## سیٹھ صاحب کے متعلق حضرت صاحب کا ایک الہام

ان کی محبت اور اخلاص کا اس سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ جو الہام مشہور ہے ۔

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

یہ ان کے لئے ہی ہے۔ ان کی اپنی اولاد کوئی نہیں۔ ان کے

## نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

(۱) بعض اشیاء خصوصاً ذیل میں لکھی ہوئی اشیاء کے بذریعہ مال گاڑی لیجانے کے کرایہ میں یکم اکتوبر سے تبدیلی کی گئی ہے۔ جس کی مفصل کیفیت نوٹس نمبر ۱۳۱ مورخہ ۲۳ر اگست میں درج کی جائیگی۔ جو کہ این ڈبلیو ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں پر چسپاں کر دیا جائیگا۔ گندم دال نمک روئی تیار اشیاء بنگری کھالیں اور چمڑا اگنا فرنیچر۔ آرد۔ کھلی لوہے کے ٹکڑے۔ تار۔ (۲) دہلی غازی آباد۔ دہلی انبالہ کالکا شہر جیند اور پانی پت اور کیتھل اور کورو کشیتر سیکشنوں پر یکم اکتوبر ۱۹۲۵ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے قواعد اور نرخ باربرداری اور سواری استعمال کئے جائیں گے کیونکہ وہ انتظام منسوخ ہو چکا ہے جس کے ماتحت ایسٹ انڈیا ریلوے کے قواعد اور نرخ کرایہ وغیرہ ان سکشنوں میں برتے جاتے تھے ؛

دستخط۔ جے۔ ایف۔ چیز
برائے ایجنٹ
ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
مورخہ ۳۱ر جولائی ۲۵ء

## تفسیر سورۂ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تمام تصانیف میں یہی ایک کتاب ہے جس میں حضور نے واٰخرین منھم اور ھو الذی ارسل کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے ایک مزکی۔ امام۔ معلم۔ واستباز کی ضرورت ثابت کر کے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو وضاحت کیساتھ بیان کیا ہے۔ اعلیٰ لکھائی چھپائی۔ چھوٹی تقطیع ۹۸ صفحہ

## اشتہارات کی اجرت

| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| تعداد | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

اجرت بہر حال پیشگی ہوگی۔ اور عدالتی اور ریلوے اشتہاروں کی اجرت الگ ہے۔ ارسال ضمیمہ بالمقطع ۱۵ دو صفحہ کے لئے ۲۰ زیادہ فی ورق ۸ فی سینکڑہ زائد (مینیجر الفضل)

## اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

## بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ گاماں بہر دریام ولد بیلوان قوم سپرا سکنہ چک ۹۲ تحصیل شورکوٹ۔ مدعی۔ بنام ڈتو ؛

دعویٰ ۱۰۰ روپیہ بر رو پنڈی

نوٹس بنام ڈتو ولد باجہ قوم سپرا سکنہ چک ۸۶ تحصیل شورکوٹ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۴/۸/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛ تحریر ۷/۸/۲۵

مہر عدالت — دستخط حاکم

## اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی

## بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

دوکان جوالا داس دیوان چند بذریعہ دیوانچند ولد جوالا داس مرو زرہ سکنہ چک ... تحصیل شورکوٹ بنام بہادر ا

دعویٰ ۵۹۷/-

اشتہار بنام بہادر ولد احمد ذات سیال سکنہ چاہ نارے پور داخلی منچوزیہ تحصیل کبیر والا۔ ضلع ملتان ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۲/۹/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ تحریر ۲۲/۷/۲۵

مہر عدالت — دستخط حاکم